Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

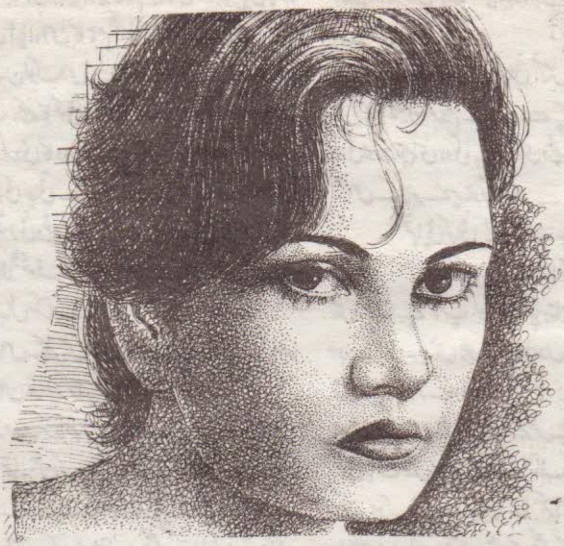

خوش اخلاق

احسان سحر۔میانوالی

دنیا میں بڑے بڑے دل والے اور دوسروں کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے والے پڑے ہیں وہ بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے اور ایسے ہی لوگ قلبی سکون پاتے ہیں جس کا اظہار برملا کہانی میں ہے۔

دل کو دل سے راحت ہوتی ہے......رائٹر کی حقیقی باتوں کا آپ بھی مطالعہ کریں

ایک بار وہ راستے میں مجھ سے ملا، اور بولا۔" کیا تو میری کہانی نہیں لکھے گا؟"

میں نے کترا کر گزرنا چاہا لیکن وہ مجھے راستہ ہی نہیں دے رہا تھا اس وقت بھی اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں منہ سے بدبو کے بھبکے اٹھ رہے تھے وہ ایک یکم شحیم کسرتی بدن کا انسان تھا۔ اگر وہ جھلا کر مجھے مار دیتا تو میں کہیں کا نہیں رہتا۔ اس کے باوجود میں کبھی اس سے خوف زدہ نہیں ہوا بلکہ میں نے اس کے لئے اپنے دل میں ہمیشہ حقارت ہی محسوس کی ہے۔

"نہیں۔" میں نے جواب دیا۔" میرے پاس اتنی فرصت نہیں ہے۔"

"تو بھی پاگل ہے۔" اس نے کہا۔" جب تجھے اتنا اچھا سبجیکٹ مل رہا ہے تو دور کیوں بھاگتا ہے...... یاد رکھ میری کہانی ہمیشہ لوگوں کو یاد رہے گی۔" ایک عجیب سی کیفیت

www.urdupalace.com

تھی اس کی آنکھوں میں وہ بولتا رہا اور میں اسے وہیں چھوڑ کر آگے نکل آیا۔ اس کا نام شکیل خان تھا۔ محلے کا غنڈا خطرناک انسان لوگ اس سے خوف کھایا کرتے تھے یہ وہ زمانہ تھا جب محلے کا کوئی نہ کوئی غنڈا یا دادا ہوا کرتا تھا۔ وہ انفرادی غنڈا گردی کا دور تھا۔ جبکہ آج کل گروہ کی صورت میں بدمعاشی کی جاتی ہے۔ کلاشنکوف کی ایجاد نے جسمانی طاقت اور چاقو زنی وغیرہ کا ہنر ختم کر دیا تھا۔ کسی بچے کے بھی ہاتھ میں اگر کلاشنکوف دے دی جائے تو وہ شکیل جیسے دس آدمیوں کو سنبھال سکتا ہے۔

میں اس محلے میں کرائے دار کی حیثیت سے گیا تھا اچھا خاصا مکان تھا اور کرایہ بھی خاصا معقول تھا میں ایک اخبار میں ملازمت کرتا تھا اس کے علاوہ کہانیاں اور شاعری وغیرہ کیا کرتا تھا۔ جن سے ٹھیک ٹھاک گزر وغیرہ ہو جاتی۔ شکیل اسی علاقے کا ایک بدنام انسان تھا۔

لوگ اس کے سامنے سے بھی کترایا کرتے۔ اس کے بارے میں کئی کہانیاں مشہور تھیں وہ کئی بار جیل جا چکا تھا۔ وغیرہ وغیرہ یعنی اس قسم کے لوگوں میں جتنی خامیاں ہو سکتی وہ سب اس میں تھیں نہ جانے اسے کس طرح معلوم ہو گیا تھا کہ میں ایک رائٹر ہوں اس لے وہ راہ چلتے مجھ سے فرمائش کیا کرتا کہ میں اس کی کہانی لکھوں۔ اور میں اسے طرح دے کر گزر جاتا۔ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کی کہانی میں اس کے علاوہ اور کیا ہوگا کہ وہ کس طرح مجرم بنا۔

زمانے نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور پھر اس نے کیسے جرائم کئے۔ ہر مجرم کی کہانی کچھ اسی انداز کی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں ہوتی۔

ایک دن اس نے راستے میں پھر مجھے روکا۔ اس دن وہ ہوش میں معلوم ہوتا تھا اس کی آنکھیں سرخ نہیں ہو رہی تھیں اور شراب کی بو بھی نہیں آ رہی تھی اس کے برعکس وہ سلیقے کا انسان دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا بات ہے رائٹر صاحب۔" اس نے پہلی بار اس انداز سے مجھے مخاطب کیا تھا۔ "تم مجھ سے اتنا دور کیوں بھاگتے ہو۔"

"نہیں تو۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" میں جلدی سے بولا۔ "میں ایک مصروف آدمی ہوں اور زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔"

"کیا تم میری کہانی نہیں لکھو گے؟" اس نے پھر کہا۔ "یقین کرو تم نے اس سے پہلے ایسی کہانی نہ تو پڑھی ہو گی اور نہ ہی سنی ہو گی یہ بہت ہی دلچسپ اور انوکھی کہانی ہے۔" اس کے چہرے پر جوش تھا۔

"تم اپنی کہانی کیوں لکھوانا چاہتے ہو؟"

"اس لئے کہ یہ ایک منفرد کہانی ہے اس کے علاوہ میں خود اپنے آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ میں غلطی پر ہوں یا نہیں۔ یا میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ بالکل ٹھیک ہے۔ تم شاید یہ سمجھ رہے ہو گے کہ میری کہانی مار دھاڑ سے بھرپور ہو گی اس میں جرائم کے طریقے ہوں گے لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ایک مختلف کہانی ہے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ میں یہ کہانی سنا کر اپنے آپ کو ہلکا کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت یہ محسوس بھی نہیں ہو رہا تھا کہ یہ وہی شخص ہے۔ جس کے سامنے سے بھی لوگ کترایا کرتے ہیں۔ جو اتنا بڑا غنڈہ ہے کہ جس کی مثالیں دی جاتیں ہیں۔ اس وقت وہ بالکل مختلف انسان تھا جس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

"چلو ٹھیک ہے میں تمہاری کہانی سننے کے لئے تیار ہوں۔" میں نے کہا۔ "تم ایسا کرو کسی دن میرے گھر آجاؤ۔"

☆......☆......☆

اس کی کہانی واقعی حیرت انگیز اور مختلف تھی۔ وہ بڑی سہولت اور فراصت سے میرے پاس آیا تھا۔ پھر اس نے اپنی جو کہانی سنائی اس نے میرے ہوش اڑا دیئے۔ اس نے سچا دعویٰ کیا تھا کہ اس کی کہانی بالکل مختلف اور انوکھی ہے۔

"میں برسوں بھٹکتا رہا۔" اس نے کہنا شروع کیا۔ "زندگی نے مجھے سوائے تلخیوں اور مایوسیوں کے کچھ بھی نہیں دیا تھا۔ بچپن میں والدین کا انتقال ہو چکا تھا ایک چچا نے پرورش کی۔ جب جوان ہوا تو انہوں نے اپنے فرض کی تکمیل کے بعد صاف صاف کہہ دیا۔ دیکھو میاں شکیل خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے تم اب بڑے ہو چکے ہو تم نے لکھ پڑھ بھی

www.urdupalace.com

لیا ہے۔ اپنی زندگی کو اپنے طور پر گزار سکتے ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے جینے کے لئے کوئی اور راہ تلاش کر لو، برا مت ماننا کیونکہ میں نے اپنا فرض پورا کر لیا ہے۔"

وہ ٹھیک کہہ رہے تھے اس لئے میں نے ان کی بات کر برا نہیں مانا اور اپنا بوریا بستر لے کر ان کے گھر سے روانہ ہو گیا۔ میں نے ایک بات نہیں بتائی مجھے بچپن سے ہی عبادت کا شوق تھا، نماز روزہ اور ان کے علاوہ وظائف وغیرہ نہ جانے کیوں میں نے ان باتوں میں اپنے جینے کی راہ تلاش کر لی تھی۔ یہ سب کچھ مجھے اچھا لگتا تھا میں اپنے آپ کو پرسکون اور مطمئن محسوس کیا کرتا۔ میں نے اپنے دوست کے ہاں قیام کیا۔ وہ دوست ایک شخص کا مرید تھا اور بہت زیادہ معتقد۔ اس نے مجھے اپنے شیخ کے بارے میں بہت سی باتیں بتائی تھیں وہ بتایا کرتا کہ وہ اتنے پہنچے ہوئے اور کرامت والے ہیں کہ اپنے وقت کے ولی اللہ بزرگ کہے جا سکتے ہیں۔ ان کی باتیں سن سن کر میں بھی ان سے ملنے کا شائق ہو گیا اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ میں اپنے دوست کے ہاں رہتا تھا اور اس کی خوشنودی عزیز تھی۔

بہر حال ایک دن وہ مجھے اپنے شیخ صاحب کے پاس لے گیا۔ سب سے پہلے حیرت تو اس بات سے ہوئی تھی کہ ان کا ڈرائنگ روم بالکل جدید انداز سے سجا ہوا تھا ایسا ڈرائنگ روم کسی دین دار شخص کا ہو سکتا تھا ایسے بزرگوں کی بیٹھک تو کسی اور انداز کی ہوا کرتی ہے کچھ دیر بعد وہ بزرگ بھی تشریف لے آئے سبحان اللہ کیا بزرگ تھے۔ داڑھی مونچھوں سے بے نیاز پرفیوم سے مہکتے ہوئے ماڈرن لباس اور ہاتھ میں جلتی ہوئی سگریٹ، میرا دوست بڑی گرم جوشی اور عقیدت سے ملا اس نے ان بزرگوں کے ہاتھوں کو بوسے بھی دیئے تھے جبکہ میں یہ سب دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔

"کیوں۔" شیخ صاحب نے میری طرف مسکرا کر دیکھا۔ "تم مجھے دیکھ کر حیران کیوں ہو رہے ہو؟"

"وہ...... بات یہ ہے کہ میرے ذہن میں جو تصور تھا آپ اس سے بالکل مختلف ثابت ہو رہے ہیں۔" میں نے کہہ ہی دیا۔

"ہاں...... بہت سے لوگ مجھے دیکھ کر اسی طرح حیران ہوتے ہیں اور مجھے گالیاں دیتے ہوئے برا بھلا کہتے جاتے ہیں لیکن مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے جو راہ اختیار کی ہے اس راہ میں یہ سب کچھ ہوا کرتا ہے۔

"کیا مجھے یہ معلوم ہو سکے گا کہ وہ کون سی راہ ہے؟"

"ابھی نہیں۔ تم میرے پاس آتے رہو تو تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ تفریحاً ہی سہی تم دو چار بار آؤ تو۔" اور ان کے پاس دو چار بار جانے کے بعد بھی میری دنیا بدل گئی۔ کیسی عجیب سی بات ہے مجھے خود یقین نہیں تھا کہ شیخ جمال الدین میں اتنی قوت ہو گی کہ وہ مجھے اپنی طرف راغب کر سکیں گے یا تبدیل کر سکیں گے لیکن انہوں نے یہ کارنامہ کر دکھایا۔

ان کا فلسفہ بہت مختلف تھا۔ انہوں نے کہا تھا۔ "اللہ والے کئی قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو دنیا سے کنارہ کش ہو کر عبادت اور ریاضت میں اپنا وقت گزار دیں اور دوسرے وہ جو دین اور دنیا دونوں ساتھ لے کر چلیں اور تیسرے وہ جو بظاہر دنیا کے معلوم ہوں لیکن ان کا تعلق دین سے ہو میں ان ہی میں سے ہوں۔ یہ جو کچھ تم کو دکھائی دیتا ہے یہ دراصل ایک پردہ ہے ایک ناٹک ہے جو میں نے دنیا والوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی میں رکھنے کے لئے رچا رکھا ہے تا کہ وہ بدگماں ہو کر مجھے گالیاں دیں برا بھلا کہیں اور میرے نفس کی موت واقع ہوتی رہے تم اس کو ملامتی بزرگوں کا طریقہ کار کہہ سکتے ہو۔

"تو حضرت آپ جو کچھ نظر آتے ہیں وہ ہیں نہیں بلکہ آپ کی حقیقت کچھ اور ہے۔"

"ہاں...... یہ حقیقت کچھ اور ہے۔" شیخ نے کہا۔ "اور یہی اصل ہے میں اپنے پاس آنے والوں کو یہی تلقین کیا کرتا ہوں۔"

اسی طرح میں نے بھی اپنے شیخ کا راستہ اختیار کر لیا۔ میں وہی سب کچھ کرتا رہا جو کسی کو بھی برا سمجھنے کے لئے بہت ہوا کرتا ہے۔ لوگ مجھے گالیاں دیتے ہیں مجھے غنڈا اور بدمعاش سمجھتے ہیں اور میرا نفس مطمئن ہوتا چلا جاتا ہے۔"

"اب سمجھا۔" میں نے ایک گہری سانس لی۔ "تو تم

www.urdupalace.com

وہ نہیں ہو جو بظاہر دکھائی دیتے ہو۔"

"ہاں۔" شکیل نے اپنی گردن ہلائی۔ "میں کچھ اور ہوں۔ میں اپنی عبادتوں اور ریاضتوں کا ذکر نہیں کرنا چاہتا لیکن اتنا جان لو کہ میں اپنی راتیں عبادتوں میں بسر کرتا ہوں اور میری غنڈا گردی اور شراب نوشی وغیرہ سب جھوٹ ہے۔"

"چلو مان لیا کہ تمہارے ساتھ یہی معاملہ ہے لیکن اب میرے سامنے حقیقت ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔"

"زندگی تو یوں بھی گزر رہی تھی۔"

"ایک بہت بڑی مجبوری۔" اس نے کہا۔ "جس کو حل کرنے کے لئے میں نے تمہیں اپنا وسیلہ بنایا ہے۔"

"کیسی مجبوری؟"

"عائشہ کی۔" اس نے کہا۔ "شاید اسے تم نہیں جانتے ہو گے۔ وہ اسی محلے کی ایک لڑکی ہے اور میں آج سے نہیں برسوں سے اس کے عشق میں مبتلا ہوں وہ بھی مجھ سے پیار کرتی تھی مجھے حاصل کرنا چاہتی تھی۔ شاید ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے بنے تھے پھر ہم دونوں کے درمیان خلیج حائل ہوتی چلی گئی۔"

"اور یہ خلیج تمہارے عجب وغریب فلسفے کی ہو گی۔"

"ہاں۔" وہ مسکرایا۔ "ہاں وہ مجھے بہت بڑا غنڈہ سمجھتی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ میں واقعی ایک بہت بڑا مجرم ہوں۔ ایک خطرناک شخص ہوں۔ اس لئے وہ مجھ سے دور ہو چکی ہے۔ وہ میرا نام تک سننا گوارہ نہیں کرتی۔"

"تو پھر میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں۔"

"تم ہی اس کے دل سے غلط فہمی دور کر سکتے ہو۔" اس نے کہا۔ "کیونکہ تمہارے سوا کسی کو میری بات کا یقین نہیں آئے گا۔ تم ایک سمجھ دار انسان ہو۔ تم نے یقیناً یہ سمجھ لیا ہو گا کہ میں کون ہوں اور میرا نظریہ حیات کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ لڑکی تمہارا بہت احترام کرتی ہے۔"

"میرا احترام...... وہ کس سلسلے میں؟" مجھے اس کی بات پر حیرت ہوئی تھی۔

"اس لئے کہ اس کا تعلق تمہاری برادری سے ہے۔" اس نے بتایا۔ "میرا مطلب ہے کہ وہ بھی لکھنے لکھانے کی بہت شوقین ہے۔ اس کا قلمی نام لالہ رخ ہے۔"

"لالہ رخ۔" اس انکشاف نے مجھے حیران کر دیا تھا۔ میں بہت اچھی طرح اس سے واقف تھا۔ لالہ رخ واقعی ایک بہت مشہور اور باکمال لکھنے والی تھی۔ اس کی کہانیاں ملک بھر کے بڑے بڑے جرائد میں شائع ہوا کرتیں اور وہ داد حاصل کرتیں۔ میں نے کئی بار اس کا پتا چلانے اور اس سے ملاقات کی کوشش کی لیکن وہ کسی سے ملاقات نہیں کرتی تھی اور نہ ہی اسے کسی سماجی یا ادبی تقریب میں دیکھا گیا تھا۔ اس کی تصویریں تک کبھی شائع نہیں ہوتیں اس لحاظ سے وہ کچھ پراسرار قسم کی تھی اور اب یہ شخص جس نے اپنے بارے میں ایک نا سمجھ میں آنے والی کہانی سنائی تھی۔

لالہ رخ کے بارے میں بتا رہا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ وہ لالہ رخ اس غنڈے سے محبت کرتی ہے۔ یہ کیسے ممکن تھا۔ وہ اتنی مشہور اور سمجھ دار رائٹر شکیل خان جیسے شخص کو کس طرح پسند کر سکتی تھی لیکن کہا جاتا ہے کہ عشق اندھا ہوتا ہے وہ یہ سب نہیں دیکھتا کہ کون کیا ہے؟ اور کس انداز کی زندگی گزار رہا ہے وہ تو اپنا راستہ خود بنا لیتا ہے تو ہو سکتا ہے شکیل اور لالہ رخ کے سلسلے میں بھی ایسا ہی ہوا ہو۔

"دیکھو شکیل، میں نے لالہ رخ کو بہت پڑھا ہے اس کے فن کی قدر کرتا ہوں لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ کسی سے ملنا گوارہ نہیں کرتی۔ پھر اسے سمجھانے کے لئے میں کس طرح اس سے مل سکتا ہوں۔"

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ اس ملاقات کا بندوبست میں کر دوں گا۔" اس نے کہا۔ "تم سے بس اتنی گزارش ہے کہ اس معاملے میں میرا ساتھ دو۔"

لالہ رخ سے ملنے کے اشتیاق میں، میں نے ہامی بھر لی میں نے شکیل سے کہا کہ وہ جب چاہے لالہ رخ کو میرے پاس لا سکتا ہے۔

یہ ایک دلچسپ کہانی تھی۔ یقین نہیں آتا تھا کہ شکیل نے اپنے اور شیخ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس میں کتنی سچائی ہے کیا اس قسم کے لوگوں کا آج بھی وجود ہے؟ کیا واقعی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کی

[redacted]

www.urdupalace.com

نگاہوں میں برے بن کر معرفت کی منزلیں سر کرتے ہیں اگر یہ سچ تھا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ شکیل فرشتہ ہے اس نے کبھی کوئی جرم نہیں کیا۔ اس کی غنڈہ گردی سب دکھاوا ہے۔ بہر حال یہ الجھا ہوا معاملہ تھا اب دیکھنا یہ تھا کہ لالہ رخ کی ملاقات کیا گل کھلاتی ہے۔

اپنے وعدے کے مطابق شکیل لالہ رخ کو میرے پاس لے آیا اور اسے دیکھ کر پتہ چلا کہ وہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ کیوں رہتی ہے وہ بہت ہی بدصورت لڑکی تھی موٹی، کالی اور انتہائی پھیکے نقوش والی۔ اس میں متاثر کرنے والی کوئی بات ہی نہیں تھی۔ اس کی تحریر جتنی خوب صورت تھی، نام جتنا خوب صورت تھا وہ اس کے برعکس ثابت ہوئی تھی مجھے تو یقین ہی نہیں آیا کہ یہ وہی لالہ رخ ہوسکتی ہے لیکن جب اس نے گفتگو شروع کی تو سارے وسوسے دور ہو گئے۔ خدا نے سارا حسن اس کی زبان اور گفتگو کو دے دیا تھا۔ کیا خوب صورت انداز، کیا سلجھی ہوئی باتیں جو ایک رائٹر ہی کر سکتا ہے۔

"میں چلتا ہوں۔" شکیل نے کہا۔ "آپ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کریں۔"

میں نے شکیل کو روکنے کی کوشش کی لیکن وہ چلا گیا تھا پھر ہم دونوں دیر تک ایک دوسرے سے رسمی باتیں کرتے رہے تھے۔ تازہ کہانیوں پر گفتگو ہوئی۔ ادب اور معاشرے پر باتیں کرتے رہے۔ پھر میں نے لالہ رخ سے دریافت کیا۔ "آپ یہ بتائیں کہ شکیل کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"

"میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔" اس نے کہا۔ "میں اس کی طرف سے الجھی ہوئی ہوں اس نے آپ کو ایک بات نہیں بتائی ہوگی۔ وہ میرا رشتہ دار بھی ہوتا ہے اس لئے میں اور وہ براہ راست ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ آپ مجھے دیکھیں، میں اتنی سچائی کے ساتھ یہ کہہ رہی ہوں کہ کیا میں ایسی ہوں کہ کوئی شخص مجھے قبول کر سکے۔ تحریروں اور ذہن وغیرہ سے کچھ نہیں ہوتا۔ اصل چیز ہے ظاہری حسن اور وہ مجھ میں سرے سے نہیں ہے۔ میں بھی ایک عورت ہوں اور میری بھی یہ خواہش تھی کہ کوئی تو ایسا ہو کہ میں جس کو اپنا کہہ سکوں اور اس کے لئے خواب دیکھ سکوں۔ یہ ہر ایک کی خواہش ہوا کرتی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ انسان ہوں، اس لئے یہ سب سوچتی رہتی تھی۔ پھر شکیل میری زندگی میں آ گیا۔ اس نے مجھے حوصلہ دیا۔

مجھے یہ احساس دلایا کہ میں بھی وہی ہوں جس سے محبت ہوسکتی ہے تو میں بھی اس کی طرف راغب ہوگئی۔

"میں سمجھ گیا۔" میں نے ایک گہری سانس لی، اور واقعی یہ کوئی ان نیچرل بات نہیں ہے۔

"آپ نے وہی کیا جو آپ کی فطرت کا تقاضہ تھا۔"

"لیکن پھر سب کچھ تبدیل ہو گیا۔" اس نے کہا۔

"میں سمجھ رہی تھی کہ میری منزل قریب آ گئی ہے۔ مجھے ایک مضبوط ہاتھ کا سہارا میسر آ گیا ہے لیکن پھر ہوا یہ کہ شکیل نے اپنا راستہ بدل لیا۔ وہ ایک غنڈہ اور مجرم ہو گیا۔ محلے والے اس سے خوف محسوس کرنے لگے۔ انسان غربت سے تو سمجھوتہ کر سکتا ہے، گم نامی وغیرہ سے سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔

لیکن ایک برے انسان کی رفاقت راس نہیں آسکتی اس لئے میں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ آج بھی میں آپ کا سن کر اس کے ساتھ یہاں چلی آئی ہوں ورنہ اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں رہا۔"

دونوں نے ایک ہی کہانی سنائی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ شکیل نے غلط بیانی نہیں کی تھی وہ لالہ کی غلط فہمی دور کرانے میرے پاس لے کر آیا تھا۔

"یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ شکیل ایک مختلف انسان ہو۔" میں نے کہا۔

"آپ نے اس کے بارے میں جو کچھ دیکھا اور سنا ہو، وہ سب غلط ہو۔"

"یہ کیسے ہوسکتا ہے، اب تو اس کی غنڈہ گردی کی مثالیں دی جا رہی ہیں۔ شریف لوگ اس کے سائے سے بھی کترا کر گزرتے ہیں۔"

"لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسی بات نہیں ہے اور یہی سمجھانے کے لئے وہ آپ کو میرے پاس لے کر آیا ہے۔"

www.urdupalace.com

"بتائیں کیا سمجھانا چاہ رہے ہیں آپ......؟"

میں نے تفصیلاً شیخ، ان کے نظریے وغیرہ کے بارے میں لالہ رخ کو بتادیا۔ سچ یہ ہے کہ اس وقت یہ سب بتاتے ہوئے میں اپنے آپ کو احمق محسوس کر رہا تھا اس دور میں ایسی بات کر رہا تھا جو یقین کے قابل ہی نہ ہو۔ لالہ رخ اس دوران مسکراتی رہی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ شکیل نے بھی کہانیاں لکھنی شروع کردی ہیں۔" لالہ رخ نے میرے خاموش ہونے کے بعد کہا۔

"آپ خود سمجھ دار انسان ہیں، بتائیں یہ سب کیسے ہوسکتا ہے۔"

"تو پھر مجھے یہ سب بتانے کی کیا ضرورت تھی؟"

"وہ ایک چالاک انسان ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ میں آپ کی بات مان لوں گی اس نے یہ اندازہ لگالیا ہوگا کہ آپ بھی ایک رائٹر اور میں بھی۔ اس نے یہ دیکھ لیا کہ میں اس کے سلسلے میں کسی کی بات سننے کی روادار نہیں ہوں تو اس نے ایک کہانی گھڑی، آپ کو ہموار کی اور مجھے آپ کے پاس لے آیا۔ تاکہ میں آپ کے احترام میں آخر اس سے اپنا پرانا تعلق بحال کرلوں، اسے اپنالوں۔"

"فرض کریں یہ سب غلط ہے۔" میں نے کہا۔

"لیکن اس سے یہ بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ وہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے اور کسی بھی قیمت پر آپ کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔"

"ہاں میں بھی یہ جانتی ہوں۔" لالہ نے اعتراف کیا۔ "میں جانتی ہوں کہ اسے مجھ سے محبت ہے۔ لیکن اس سے محبت کا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ میں اسے اپنالوں۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ وہ جرائم کی راہوں میں بہت آگے نکل گیا ہے۔"

"فرض کریں اس کی کہانی درست ہو تو۔" میں نے پوچھا۔

"اس وقت آپ کا رویہ کیا ہوگا؟" لالہ رخ نے ایک نگاہ مجھ پر ڈال کر اپنی گردن جھکالی۔

"پھر بھی بہت کچھ سوچنا ہوگا۔ جس دور میں ایک بار تناؤ پیدا ہوجائے وہ دوبارہ اپنی اصلی حالت میں نہیں آسکتی۔"

لالہ رخ کچھ دیر بعد اجازت لے کر چلی گئی۔ میں اس کی کہانی کا تیسرا کردار بن گیا تھا۔ ابھی تک سب کچھ عجیب تھا۔ یقین نہ آنے والا کیا سچ تھا، اور کیا جھوٹ؟ میں نے تو اپنے طور پر لالہ رخ کو شکیل کے راستے پر لانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس کے دل میں گرہ پڑ چکی تھی۔

شکیل سے پھر دو دنوں بعد ملاقات ہوئی۔ وہ راستے میں ہی ملا تھا۔ مجھے دیکھ کر تیر کی طرح میرے پاس آیا۔

"ہاں......اب بتائیں کیا کہا ہے اس نے؟" اس کے لہجے میں بے یقینی صاف نظر آرہی تھی۔

"میں نے تو اپنی طرف سے بات ڈال دی ہے۔ تمہاری وکالت کی بھی کوشش کی لیکن یہ سب کچھ اتنی جلدی نہیں ہوگا۔ اسے باقاعدہ سمجھانا ہوگا۔ ہاں ایک بات اور...... تم نے اپنے جن شیخ صاحب کے بارے میں بتایا ہے کیا تم ان سے میری ملاقات کرواسکتے ہو؟"

"کیوں نہیں......لیکن وہ آج کل شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ واپس آتے ہی ان سے ملاقات کروادوں گا اور یقین کریں کہ خود آپ کی دنیا بھی بدل جائے گی۔"

لیکن ان شیخ صاحب سے میری ملاقات نہ ہوسکی کیونکہ اس دوران شکیل کسی کیس کے سلسلے میں گرفتار ہوگیا تھا۔ پتہ نہیں وہ کس قسم کی ریاضتوں کے مرحلے سے گزر رہا تھا اس نے کیا سوچ رکھا تھا۔ ایسا اندھا اعتقاد تو آج تک میرے علم میں نہیں آیا ہوگا۔

ہاں اس دوران لالہ رخ سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ وہ ایک بار شکیل کی گرفتاری پر تبصرہ کرنے میرے پاس آئی تھی اور بہت دیر تک بیٹھی رہی۔ میں اس کی خوبصورت باتوں سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ اس دن اس نے کھل کر مجھ سے باتیں کیں اور میں اس کے حسین ذہن کا قائل ہوتا چلا گیا۔

اس وقت اس کا سارا بے ڈھنگا پن ختم ہوگیا تھا۔ احساس ہو رہا تھا کہ سوچ میں بھی کیسی طاقت ہوا کرتی ہے جو انسان کو کچھ اور بنادیتی ہے لالہ رخ اب میری نگاہوں

www.urdupalace.com

میں اب دنیا کی سب سے خوب صورت لڑکی تھی۔ اس کے بعد ایک ملاقات اور...... اور لالہ رخ نے مجھے اپنے دل کی بات کہہ دی وہ بات جس کا میں نے اندازہ لگا لیا تھا۔ وہی عام سی لیکن خاص بات۔ جواب تک کتنے مردوں نے عورتوں سے اور نا جانے کتنی عورتوں نے مردوں سے کی ہوگی۔ جب سے یہ دنیا وجود میں آئی ہے اس جملے کی باز گشت سنائی دیتی ہے کہ "میں آپ سے محبت کرتا ہوں یا کرتی ہوں۔"

لالہ رخ ایک باشعور اور سمجھ دار لڑکی تھی۔ اس نے براہ راست یہ بات تو نہیں کی لیکن اس کا مدعا یہی تھا۔ اس وقت میں خود بے ترتیب ہو کر رہ گیا لالہ رخ نے ان ملاقاتوں میں مجھے اپنا اسیر کر لیا تھا۔ ہم دونوں کے خیالات ایک دوسرے سے ملتے ہوئے تھے۔ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح جان چکے تھے ہم نے اپنے ذہن کو ایک دوسرے کے سامنے کھول کر رکھ دیا تھا اس لئے جب لالہ رخ نے اشارہ دیا تو میں انکار نہیں کر سکا۔ بلکہ میں نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا۔ اس وقت ذرا سی دیر کے لئے شکیل کا بھی خیال آیا تھا اس نے مجھ سے امیدیں وابستہ کر رکھی ہوں گی وہ مجھے اپنا وکیل بنا کر لالہ رخ کو اپنے ساتھ لایا تھا اور اس وکیل نے ہی اس کی محبت پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن اب اس کے علاوہ ہو بھی کیا سکتا تھا۔ لالہ رخ اس کے لئے کسی بھی صورت تیار ہی نہیں تھی۔ اس کا موقف بھی اپنی جگہ درست تھا۔ اس جیسے روشن ذہن کی لڑکی کی ایسے آدمی سے کیونکر نباہ کر سکتی تھی جس کی زندگی جیل میں گزری ہو۔

شکیل ان دنوں جیل میں ہی تھا۔ اسے دو سال کی سزا ہوئی تھی۔ اس دوران میں، میں اور لالہ رخ ایک ہو گئے۔ ہم نے شادی کر لی تھی۔ شادی کے بعد میں نے وہ علاقہ تبدیل کر لیا تھا ہم کہیں اور چلے گئے ہم دونوں نے مل کر ایک پبلشنگ ہاؤس بھی قائم کر لیا تھا۔ لالہ رخ نے سارا کام سنبھال لیا تھا۔ وہ بہت مفید اور ساتھ نبھانے والی بیوی ثابت ہو رہی تھی زندگی بہت آرام سے گزر رہی تھی۔

پھر ایک دن شکیل سے ملاقات ہو گئی۔ وہ جیل سے رہا ہو گیا تھا۔ میں کہیں جا رہا تھا کہ وہ مجھے راستے میں مل گیا۔

اس کو دیکھ کر میں ایک لمحے کے لئے پریشان ہو گیا تھا۔ کیونکہ میں نے اس کی محبت سے شادی کر لی تھی۔ اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی تھی۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی صفائی میں کچھ کہتا وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"میں تو آپ کو مبارک باد دینے کے لئے تلاش کر رہا تھا۔ اچھا ہوا آج آپ سے ملاقات ہو گئی۔"

"دیکھو شکیل میں نے تمہاری طرف سے اس کا دل صاف کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔" میں نے کہا۔

"اوہو! تو اس میں کون سی بڑی بات ہو گئی۔ میں تو خود یہی چاہتا تھا اسی لئے تو لالہ رخ سے آپ کی ملاقات کروائی تھی۔"

"کیا کہا۔" میں یہ سب سن کر حیران رہ گیا۔

"ہاں۔" اس نے اپنی گردن ہلا دی۔ "وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔ میں نے اس سے محبت کی۔ پھر میں غلط راہوں کا مسافر ہو گیا اور وہ اسی طرح بیٹھی رہ گئی۔ آج کل تو لوگ چہرہ دیکھتے ہیں نا۔ دل اور ذہن کو کون دیکھتا ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ کسی اچھے آدمی سے اس کی شادی کرا دوں تو اس کی زندگی سنور جائے گی۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا اور ایک کہانی لے کر آپ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے اس سونے جیسے دل والی لڑکی کو پہچان کر اس سے شادی کر لی اور میرا مقصد پورا ہو گیا۔ خدا آپ دونوں کو خوش رکھے۔"

"اور وہ جو تم نے مجھے شیخ وغیرہ کی کہانی سنائی تھی وہ کیا ہے؟"

"وہ جھوٹ ہے۔" وہ ہنس پڑا۔ "یہ آئیڈیا ایک کہانی پڑھ کر میرے ذہن میں آیا تھا۔ اس کہانی میں بھی کچھ اسی قسم کی بات تھی۔ اب اگر میں سیدھا مجرم بن کر آپ کے پاس آتا تو آپ میری بات پر کہاں دھیان دیتے۔ کیا خیال ہے...... ہم لوگ بھی کہانی بنا سکتے ہیں یا نہیں؟"

شکیل کی کہانی چاہے جھوٹ ہو یا سچ لیکن اتنا ضرور ہے کہ میں نے ایسی انوکھی کہانی پہلے نہیں سنی۔ لوگ اس طرح بھی قربانیاں دیا کرتے ہیں۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through
Whatsapp +92-348-8709449.

www.urdupalace.com